من فسر القرآن برائه فقد کفر

المنة لله که درین زمان میمنت اقتران و آوان سعادت نشان این رساله

صیانة الایمان

٨٦٥٣

برائے ارشاد مومنین بالیقان و ایقاظ موقنین ذوی الایمان

در مطبع مطلع الانوار مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لا دین الا دینہ والصلوٰۃ علی نبیہ الذی ہو نجیبہ وامینہ وعلی اٰلہ الذین دلّت علی وجوب طاعتہم دلائل العقل وبراہینہ اما بعد

چونکہ اہل ایمان کو عقائد حقہ کی حفاظت وصیانت ہمیشہ لازم ہی تو یہ بھی پر ضرور رہی کہ تلبیسات شبہات سے ہمیشہ باخبر رہین اور آب وسراب وحق وباطل وخیر وشر مین تمیز کرتے رہین۔ اس زمانہ مین چونکہ سر سید احمد خان کے خیالات نے شرق وغرب ہند کو درہم برہم کر دیا ہی اور خلعت آزادی وخود رائی اکثر کہ ومہ کے زیب تن

فرما دیا ہے تا اینکہ نوبت یہ پہونچی کہ ہر شخص خود مفسر قرآن بنگیا
فقہ حدیث کلام ہر چیز مین ہر مسئلہ مین ہر شخص یہی کہتا ہے کہ
میری راے یہ ہی نہ شرع کی پابندی نہ دین و ملت سی مطلب
یہی خیالات عین اسلام سمجہے جانے لگے پس تنبیہ خواطر کے
واسطے چند عقائد سید موصوف کے جو انکی تفسیر سے واضح ہوتے ہین
ان اوراق مین مجتمع کرکے بغیر نقص و ابرام و طول کلام کے
مع بیان عقیدہ حقہ کے لکہے جاتے ہین اہل انصاف اگر
لائق احتراز سمجہین تو احتراز فرمائین وما علینا الا البلاغ
اور اگر دیگر تحریرات سے کچہ اور خیالات اور خود در ایمان دستیاب
ہونگی تو دوسرے وقت ہدیہ ناظرین کیجائینگی۔

عقیدۂ اولی حصول مطلب کے واسطے یا دفع بلا کے
لیے دعا سے کوئی فائدہ نہین بلکہ ایسا خیال غلطی اور نافہمی ہی
تفسیر صفحہ ۰ ا جو لوگ جانتے ہین کہ جس مطلب کے لیے ہم دعا
کرتے ہین دعا کرنے سے وہ مطلب حاصل ہو جائے گا
اور استجابت کے معنی اُس مطلب کا حاصل ہو جانا سمجہتے ہین

حالانکہ یہ غلطی ہے۔ بلکہ دعا اُس قوت کو تحریک کرنے والی
ہے جس سے اس رنج و مصیبت و اضطرار مین جو مطلب
نہ حاصل ہونے سے ہوتا ہے تسکین دیتی ہے۔

عقیدۂ حقہ دعا کرنا حصول مطلب کے لیے نہایت
عمدہ ذریعہ ہے اور جو کام کسی تدبیر سے حل نہوتا ہو دعا سے
آسان ہو جاتا ہے مقربان بارگاہ آلہی کی دعا سے بوقت
طلب پانی برسا مصائب سے نجات ملی مریضون نے صحت
پائی مردے زندہ ہو گئے احادیث صحیحہ ان مضامین سے مملو
ہین آیات قرآنی اس پر شاہد ہین **ادعونی استجب لکم**
تم دعا کرو مین قبول کرونگا **ونجنی ومن معی من المومنین**
فانجیناہ ومن معہ فے الفلك المشحون یعنے
حضرت نوحؑ نے کہا کہ خدایا نجات دے مجکو اور اُن مومنین
کو جو میرے ساتھ ہین پس ہم نے اُن کو اور اُنکے
ہمراہیون کو نجات دی **ربنا انزل علینا مائدۃ من**
السماء الآیہ یعنے اے رب ہمارے نازل کر ہم پر مائدہ آسمان

قال انی منزلها علیکم سورۂ مائدہ۔ یعنے فرمایا خداوند عالم نے کہ بتحقیق مین نازل کرنے والا ہون تم پر اُس کو

رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین فاستجبنا له و وهبنا له یحیی سورۂ انبیا یعنی ای پروردگار میرے مجکو تنہا نہ چھوڑ اور تو بہترین وارثین ہے پس ہم نے اُن کی یعنے زکریا کی دعا کو مستجاب کیا اور عطا کیا ہم نے اُنکو یحییٰ الی غیر ذلك من الایات الکثیرۃ

الہام

(۲) الہام سے مراد سوچ سمجھ اور غور و فکر ہے صفحہ ۲۰ سطر ۔

عقیدۂ حقہ الہام القاے الٰہی ہے کہ کسی دلمین خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ فالهمها فجورها وتقوٰها پس الہام کی خدا نے اُس نفس کو بدکاری اُس کی و پرہیزگاری اُس کی۔

نبوت

(۳) نبوت کوئی منصب خداداد نہین بلکہ نبوت کی قوت انسان مین اسی طرح ہوتی ہے جس طرح اور قوای بدنی جسمین

وہ قوت ہوگی وہی نبی ہو جائے گا جس طرح ہزاروں قسم کے ملکات انسان میں ہیں مثل آہنگری اور شاعری اور طبابت وغیرہ کے اسی طرح ملکۂ نبوت بھی ہے۔ اپنے فن کا امام یا پیغمبر شاعر بھی ہوتا ہے۔ لوہار بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے اور اس ملکۂ نبوت کا پوری قوت پر پہونچ جانا بعثت ہے صفحہ ۲۰۔

عقیدۂ حقہ نبوت ریاست عامہ ہے تمام خلق پر خدا کی طرف سے کسی انسان کے واسطے بغیر واسطۂ بشر کے پس نہ نبوت کا کوئی ملکہ ہے نہ کوئی اپنے ملکہ سے خود بخود نبی بن سکتا ہے بلکہ ارسال رسل و بعث انبیا متعلق ذات اقدس الٰہی سے ہے اور خاص اُسی کا عہدہ ہے اور یہ امر بادلۂ قویہ و براہین عقلیہ ثابت ہے خداوند عالم نے جہاں ذکر ارسال رُسُل فرمایا ہے وہاں اُس کی اپنی ہی طرف نسبت دی ہے **لقد منّ اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا** یعنی تحقیق احسان کیا خدا نے مومنین پر جبکہ بھیجا اُنہی اُنمیں رسول کو **ھو الذی بعث فی الامیین رسولا**۔

یعنے وہ خدا ایسا ہے جسنے بھیجا اُمیین مین رسول کو۔ لقد ارسلنا نوحا۔ یعنی تحقیق بھیجا ہم نے نوحؑ کو۔ اور نبی کو چاہیے کہ معصوم ہو اور معائب و ذنوب سے بری ہو قبائح وعیوب سے منزّہ ہو اپنے تمام اہل زمانہ سے افضل و اشرف ہو لاینال عہدی الظالمین یعنے نہین فائز ہونگے میرے عہد پر وہ لوگ جو ظالم ہین۔ اور بعثت سے مراد مامور فرمانا پروردگار عالم کا ہی نبی کو تبلیغ رسالت پر۔

(۴) جبرئیل ملکۂ نبوت کا نام ہی صفحہ ۲۹ سطر ۴۔

جبرئیل

عقیدۂ حقہ جبرئیل وہ ملک مقرب ہین جنسے خدا نے خدمت ایصال وحی متعلق فرمائی ہے انہ لتنزیل رب العالمین نزل به الروح الامین یعنے تحقیق کہ یہ تنزیل ہے خدا کیطرف سے نازل ہوئے ہین اُسے لیکر جبرئیل۔

وحی

(۵) وحی وہ چیز ہی جو مبدء فیاض کی طرف سے قلب نبوت پر منتقش ہوتی ہے اور وحی نبی کے دل سے مثل فوارہ کے اُٹھتی ہے اور خود اسپر نازل ہوتی ہے۔ یہ کچھ نہین کہ کوئی فرشتہ

خدا کی طرف سے احکام وحی پہونچاتا ہو صفحہ ۲۹-سطر۹-

عقیدۂ حقہ حضرت جبرئیل وحی الٰہی انبیا کی خدمت مین پہونچاتے ہین جیسا آیۂ سابقہ سے واضح ہے اور ایک روایت مین ہے کہ درمیان دو چشم اسرافیل ایک لوح ہے جب پروردگار عالم کو تکلم بوحی مقصود ہوتا ہے وہ لوح جبین پر آکر لگتی ہے اسرافیل اُسکو دیکھتے ہین اور پڑھکر میکائیل کو مطلع کرتے ہین اور میکائیل جبرئیل تک پہونچاتے ہین بعدازان جبرئیل امین انبیا کی خدمت مین ایصال کرتے ہین فاوحی الے عبدہ ما اوحے سورۂ نجم یعنے پس خدا نے وحی کی اپنے بندے کی طرف جو کچھ وحی کی ان اتبع الا ما یوحی الیّ سورۂ احقاف یعنے نہین پیروی کرتا مین مگر اُس چیز کی جو مجھپر وحی ہوتی ہے کذلک اوحینا الیک قرانا عربیا سورۂ حمعسق یعنی اسیطرح وحی کی ہم نے طرف تیرے قرآن عربی کی۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ سورۂ سجدہ یعنی کہدو کہ مین نہین ہون مگر بشر مثل تمہارے کہ وحی کیجاتی ہی مجھپر-

تمثیل نبی بمجنون

(۶) ملکہ نبوت اور جو حالات نبی کے دل پر گذرتے ہین اُسکی تمثیل مین مجنون کی مثال۔ صفحہ ۲۹ سطر ۱۹ - ہزارون شخص ہین جنہون نے مجنونون کی حالت دیکھی ہوگی وہ بغیر بولنے والے کے اپنے کانونسے آوازین سنتے ہین تنہا ہوتے ہین مگر اپنی آنکھون سے کسیکو اپنے پاس کھڑا ہوا باتین کرتا ہوا دیکھتے ہین - وہ سب اُنہین کے خیالات ہین جو سب کی طرف سے بے خبر ہوکر ایک طرف اور اسی مین مستغرق ہین - اور باتین سنتے ہین اور باتین کرتے ہین - پس ایسے دل کو جو فطرت کی رو سے تمام چیزون سے بے تعلق اور روحانی تربیت پر مصروف اور اُسی مین مستغرق ہو ایسی واردات کا پیش آنا کچھ بھی خلاف فطرت انسانی نہین - ہان ان دونون مین اتنا فرق ہے کہ پہلا مجنون اور پچھلا پیغمبر ہے -

عقیدۂ حقہ اس قسم کی تشبیہ مین انبیا کا استخفاف ہے اور تشبیہ محض غلط ہے کہان نبی جو عقل و فہم و ادراک و عرفان و علم و کمال و جمیع صفات حسنہ مین تمام عالم سے اشرف

وافضل وبہتر واعلی ہین اور اُن کے خیالات تابع وحی آلہی ہین ان ھو الا وحی یوحیٰ (سورۂ نجم) جسکا حاصل ترجمہ یہ ہے کہ نہین کلام کرتا وہ مگر بالکل مطابق وحی خدا کے۔ اور کہان مجنون جس کو نہ عقل نہ فہم نہ ادراک بلکہ فساد فکر کے مرض مین گرفتار رہے۔ اور دین وشرع یا انبیا کے استخفاف کو ہم باعث ارتداد جانتے ہین باتفاق علما چنانچہ کتب اصول دین مین اسکی تصریح موجود ہے۔

(۷) عہدۂ نبوت ممکن تہا کہ عام انسانون مین سے بہی کسیکو مل جاتا صفحہ ۱۳۱ سطر ۴۔

عقیدۂ حقّہ عہدۂ نبوت ہرکس وناکس کو نہین ملسکتا بلکہ خدا جنکو اپنے علم مین اس منصب جلیل کے قابل جانتا ہی اُنکو عطا فرماتا ہے۔

(۸) بہشت اور دوزخ بالفعل موجود اور مخلوق نہین ہین۔

عقیدۂ حقّہ بہشت ودوزخ مخلوق ہوچکے ہین اور موجود ہین اور رسالت مآب نے شب معراج مشاہدہ فرمایا ہے

اور احادیث کثیرہ مین ہمکو مطلع کیا ہے - یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة یعنے ای آدمؑ رہو تم اور تمہاری زوجہ جنت مین - اور اسیطرح آیات کثیرہ موجود ہین -

(۹) ایسا بہشت جسکا الفاظ قرآن مین تذکرہ ہے خرابات سے بھی بدتر ہے تفسیر صفحہ ۳۹ - یہ سمجھنا کہ جنت مثل ایک باغ کے پیدا کی ہوئی ہے - اُسمین سنگ مرمر کی اور موتی کی جڑاؤ محل ہین باغ مین شاداب و سرسبز درخت ہین دودہ اور شراب اور شہد کی ندیان بہ رہی ہین ہر قسم کا میوہ کہانے کو موجود ہے ساقی اور ساقنین نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے جو ہمارے ہان گھوسنین پہنتی ہین شراب پلا رہی ہین ایک جنتی ایک حور کے گلے مین ہاتھ ڈالے پڑا ہی ایک نے ران پر سر دہرا ہی ایک نے لب جان بخش کا بوسہ لیا ہے - کوئی کسی کونے مین کچھ کر رہا ہی کوئی کسی کونے مین کچھ - ایسا بیہودہ پن ہے جسپر تعجب ہوتا ہے - اگر بہشت یہی ہو تو بلا مبالغہ ہمارے خرابات اُس سے ہزار درجہ بہتر ہین صفحہ ۴۰ - ۴۱ -

عقیدۂ حقہ بہشت کے اوصاف جو قرآن مین موجود ہین اور مخبر صادق جناب رسالت مآبؐ نے احادیث صحیحہ مین بتصریح ارشاد فرمائے اُنکا انکار نا روا ہے **فیھن قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان** (سورۂ رحمن) یعنی اُن بہشتون مین وہ حورین ہین جنہون نے نگاہون کو شوہرون پر روک لیا ہے نہ کسی انسان نے مباشرت کی ہی اُن سے پہلے اُنسے نہ جن نے۔ **واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین فی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب وفاکھۃ کثیرۃ لا مقطوعۃ ولا ممنوعہ وفرش مرفوعۃ انا انشاھن انشاء فجعلناھن ابکارا عربا اترابا**۔ (سورۂ واقعہ) اور اصحاب یمین کیا ہین اصحاب یمین وہ ہین سدر مین جسکے کانٹے گرے ہوئے ہین اور طلح منضود مین اور سایہ دراز مین اور آب پاشیدہ اور فاکہہ کثیرہ مین جو نہ مقطوع ہین نہ ممنوع اور فرشہای بلند مین ہمنے اُن حورونکو پیدا کیا ایک طرح کا پیدا کرنا اور اُنکو گردانا ہے باکرہ کہ جو خوش آواز اور ہمسن ہین

سدر بیری

یطوف علیہم ولدان مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین لایصدعون عنہا ولاینزفون وفاکھۃ مما یتخیرون ولحم طیر مما یشتہون وحور عین کامثال اللؤلو المکنون ایۃ سورہ واقعہ۔ یعنے گردش کرتے ہین اُنپر لڑکے ہمیشہ رہنے والے آبخورے اور اباریق اور پیالے لیکر مار معین کے جس سے نہ دردسر ہوگا نہ وہ بہکین گے اور میوے جسکو وہ پسند کرین اورگوشت طیور جسکی وہ رغبت کرین اور حورعین ہین گویا کہ وہ درمکنون ہین وغیر ذلک من الایات۔ اور جو شخص تمسخر اور استہزار کرے قرآن یا حدیث یا بہشت کا وہ اسلام سے بالاجماع خارج ہوجاتا ہے۔

قانون قدرت

(۱۰) خدا جسطرح اپنے عہد قولی کے خلاف نہین کرتا اسیطرح عہد فعلی یعنے قانون قدرت کے بہی خلاف نہین کرتا صفحہ ۴۲

عقیدۂ حقہ بیشک خدا عہد قولی کا خلاف نہین کرتا ان اللہ لایخلف المیعاد یعنی خدا نہین خلاف کرتا ہے

وعدے کا۔ مگر اُس نے کوئی عہد فعلی نہین کیا ہے بلکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے ان اللہ علی کل شئ قدیر یعنے تحقیق خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ البتہ جو محالات عقلیہ ہین یعنے جنکا محال ہونا بُبداہت عقل یا بدلیل ثابت ہے اُسمین توخود ہی قابلیت وجود نہین ہے اور سوا‍ے محال عقلی کے خواہ وہ محال عادی ہو یا امر مشکل ہو خواہ زمین کے متعلق ہو یا آسمان کے۔ ہر چیز پر خدا قادر ہے۔ جو چاہے کر سکتا ہے اور وہ کسی قاعدہ اور قانون کو بناکر مجبور نہین ہو جاتا یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنی کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے اور حکم دیتا ہے جو کچھ ارادہ کرتا ہے۔

(۱۱) سبع سمٰوات سے مراد سات بلندیاں سبع سیارات کی ہین نہ کہ سات آسمان صفحہ ۴۴۔

بسکا ردوجود آسمان

عقیدۂ حقہ رسول خدا نے جو ہمکو بتلایا ہی حدیث معراج وغیرہ مین اور نیز قرآن مین جو خدا نے ذکر کیا ہی اُسکے موافق ہم جانتے ہین کہ آسمان سات ہین اور وہ فرشتون سے

بھرے ہوئے ہین اور رسالت مآب ؐ نے اُن سات آسمانون کو
بچشم ملاحظہ فرمایا ہے الم تر کیف خلق اللہ سبع سمٰوٰت
طباقا یعنے کیا تو نہین دیکھتا کہ خدا نے کسطرح پیدا کیا سات
آسمانون کو تو بتو۔ اور کواکب آسمانون مین ہین نہ خود سماوات ہین
وزینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب یعنے ہم نے
آسمان دنیا کو زینت دی ساتھ زینت کواکب کے۔

(۱۲) فرشتون کا وجود ثابت نہین اور شیاطین بھی کوئی چیز نہین۔
فرشتون کو یہ خیال کرنا کہ وہ نوری ہین۔ گورا برف کا رنگ
نوری شمع کے مانند با ہین۔ بلور کی سی پنڈلیان۔ ہیرے کیسے
پائون ایک خوبصورت کی شکل مگر نہ مرد نہ عورت صفحہ ۴۷۔ آسمان
اُن کے رہنے کی جگہ۔ آسمان سے زمین پر آنے۔ اور زمین سے
آسمان پر جانے کے لیے اُنکے پر لگائے ہین وہ خدا کا پیغام
رسولون تک پہونچاتے ہین۔ یا یہ کہ چیلون کیطرح آسمان و زمین
کے بیچ مین منڈلاتے ہین۔ مہمل خیالات ہین صفحہ ۴۸۔ بلکہ خدا کی
بے انتہا قدرتون کے ظہور کو اور اُن قوی کو جو خدا نے اپنی

تمام مخلوقات مین مختلف قسم کی پیدا کی ہین ملک یا ملائکہ کہلاتے ہے
کہ جن مین ایک شیطان یا ابلیس بھی ہے۔ پہاڑون کی صلابت
پانی کی رقت۔ درختون کی قوت نمو۔ برق کی قوت جذب و دفع
غرضکہ یہی ملائکہ ہین صفحہ ۴۹۔

عقیدۂ حقہ ملائکہ اجسام نورانیہ ہین گناہ سے بری ہین
عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول یعنے وہ بندے برگزیدہ
ہین نہین سبقت کرتے اُس خدا سے قول و گفتار مین۔ مختلف
صورتون پر خدا نے اُنکو خلق کیا ہے الحمد للہ فاطر السموات
والارض جاعل الملئکۃ رسلا اولے اجنحۃ مثنے
وثلث وربٰع یعنے حمد اُس خدا کو جو فاطر آسمان و زمین سے
بنانے والا ہے ملائکہ کا رُسُل جو دو دو اور تین تین اور چار چار
پروالے ہین۔ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب ع نے
بعض خطب مین ارشاد فرمایا ہے منھم سجود لا یرکعون و
رکوع لا ینتصبون وصافون لا یتزایلون ومسبحون
لا یغشٰھم نوم العیون ولا سھو العقول ولا فترۃ

الابدان ولا غفلة النسیان ومنهم امناء الله علی وحیه و
السنة الی رسله ومختلفون بقضاءه وامره وفیهم الحفظة
للعباد والسدنة لابواب جنانه یعنی بعضے سجدہ مین ہین جو
رکوع نہین کرتے اور بعضے رکوع مین جو سیدہے نہین ہوتے بعضے
صف باندہے ہین کہ نہین متفرق ہوتے اور بعضے تسبیح کرتے ہین نہ
انکو خواب چشم لاحق ہوتا ہی اور نہ سہو عقول اور نہ سستی بدن اور نہ غفلت
فراموشی اور بعضے اُنمین امین ہین وحی خدا پر اور زبان خدا ہین یعنی اُسکا
کلام پہونچانے والے ہین اُسکے انبیا تک اور آمد و رفت کرنیوالے ہین احکام
و اوامر لیکر اور بعضے اُنمین حافظ بندونکے ہین اور دربان ابواب بہشت ہین

(۱۳) درباب حضرت آدم و سجود ملائکہ و نافرمانی شیطان و قصہ دخول جنت
و اکل گندم و ہبوط الی الارض - یہ کوئی واقعہ اور قصہ واقعی مراد نہین
ہی بلکہ اسمین خدانے انسان کی فطرت اور اُسکے جذبات کو انسانی فطرت
کی زبان حال سے بتلایا ہی اور آدم سے مراد نوع انسانی - اور سجود ملائکہ
سے مراد اطاعت قُوٰی اور تعلیم اسما سے مراد خلق قوی ہی صفحہ ۵۲ -

عقیدۂ حقہ یہ واقعہ جو قرآن مین مذکور ہی سب صحیح و درست ہی

انبیاء قصص حضرت آدم

خدا نے حضرت آدم صفی اللہ کا پیدا کرنا اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم دینا اور اُنکا سجدہ کرنا اور شیطان کی نافرمانی اور پہر حضرت کا بہشت مین جانا اور شجرہ منہیہ سے تناول کرنا۔ اور زمین پر بحکم خدا تشریف لانا جو کچھ قرآن مین بیان فرمایا ہی سب حق و درست ہی اور تصریحات قرآنیہ کے علاوہ احادیث کثیرہ مین بہی مفصل مذکور ہی۔ اور قرآن و حدیث کا انکار دین کا انکار ہی۔

(۱۴) قصہ غرق فرعون۔ معلوم ہوتا ہی کہ اُسوقت بسبب جوار بہاٹے کے جو سمندر مین آتا رہتا ہی اُس مقام پر کہین خشک زمین نکل آتی ہی اور کہین پایاب ہوجاتی ہی۔ بنی اسرائیل خشک و پایاب راستے سے باآمن اُتر گئے صبح ہوتے جو فرعون نے دیکہا کہ بنی اسرائیل پار اُتر گئے اُسنے بہی اُنکا تعاقب کیا اور لڑائی کی گاڑیاں اور سوار و پیادے غلط راہ پر سب ڈالدیے وہ وقت پانی بڑہنے کا تہا جیسے کہ عادت کے موافق بڑہتا ہی اور ڈباؤ ہوگیا جس مین فرعون اور اُسکا لشکر ڈوب گیا۔

عقیدۂ حقہ حضرت موسی دریا کے درمیان سے ہو کر بنی اسرائیل کو لیگئے اور فرعون بہی وہین غرق ہوا فنبذ ناھم فی الیم بس ڈالدیا ہمنے اُنکو یم مین۔ اور موافق روایت ابن عباس کے حضرت موسیٰ کے ساتھ چھ لاکہہ

مسئلہ معجزہ غرق فرعون

تھے اور فرعون کے ہمراہ جو لشکر تھا اسمین دس لاکھ فقط گھوڑے تھے علاوہ گھوڑون کے اور لشکر عظیم تھا حضرت موسیٰ نے بحکم خدا دریا پر عصا مارا وہ شگافتہ ہوگیا فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق یعنی پس وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے کہ مار اپنی لکڑی دریا پر پہر شگافتہ ہوگیا وہ فکان کل فرق کالطود العظیم یعنے پس تھا ہر ٹکڑا مانند کوہ بزرگ کے اور دریا مین بارہ راستے ہوگئے اور ایک ہوا چلی۔ اُسنے راستونکو خشک کر دیا جب فرعون اور اسکے لشکر نے دیکھا کہ بنی اسرائیل خشک راستے مین جارہے ہین اُسنے تعاقب کیا اور مع لشکر کے داخل ہوا جب تمام لشکر داخل ہوچکا اُسوقت خدانے پانی کو ملا دیا اور وہ سب کے سب غرق ہوگئے۔

جوار بہاٹے کا خیال بالکل غلط ہی اور خلاف قرآن ہی۔ جوار بہاٹے مین کمی بیشی پانی کی بتدریج ہوا کرتی ہی نہ یکدفعہ اور خشکی کی نوبت پہر بہی نہین پہنچتی اور قرآنمین طریقا یبسًا فی البحر یعنے لیجاؤ انکو خشک راستے دریا مین۔ مذکور ہی۔

انکار معجزہ کوہ طور

(۱۵) قصہ کوہ طور۔ حضرت موسیٰ کے ہمراہی مرے نہ تھے بلکہ مثل مردہ ہوگئے تھے اور صاعقہ سے مراد اُس پہاڑ کی آتش فشانی اور گڑگڑاہٹ اور شور

کی آواز ہی نہ کوئی اور تجلی۔ صفحہ ۱۰۴۔

عقیدۂ حقہ یہ حضرت موسیٰ کا معجزہ تھا۔ خدا نے اسی پہاڑ پر ایسی تجلی ظاہر کی کہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے اور پھر خدا نے انکو زندہ کیا فلما تجلّی ربہ للجبل جعلہ دکّا وخرّ موسی صعقا یعنے پس جب تجلی دی اسکے رب نے پہاڑ کو کر دیا اسکو ٹکڑے ٹکڑے اور گر پڑے موسیٰ بیہوش ہو اذ قلتم یا موسی لن نؤمن لک حتّی نری اللہ جھرۃ فاخذتکم الصاعقۃ وانتم تنظرون ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلّکم تشکرون یعنے اور جبکہ تمنے کہا اے موسیٰ ہم ایمان نہ لائینگے یہانتک کہ خدا کو دیکھیں آشکارا پس لیا تمکو بجلی نے اور تم دیکھتے تھے پھر برانگیختہ کیا ہمنے تمکو بعد تمہاری موت کے تاکہ تم شکر کرو۔

(۱۶) علما اور مفسرین کی عادت یہی تھی کہ یہودیوں کی پیروی کرتے تھے۔ صفحہ ۱۰۸

عقیدۂ حقہ علی العموم تمام مفسرین کو جنمیں معصومین بھی شامل ہین پیرو یہود کہنا موجب ارتداد ہے۔

من وسلوا

(۱۷) بنی اسرائیل پر سایہ کیلیے ابر کا آنا یا من وسلوی کا خدا کیطرف سے نازل ہونا بے اصل ہے صفحہ ۱۰۹۔

(۱۸) بنی اسرائیل کے وہ لوگ جنہون نے مچھلیان پکڑ لیکے بابین نافرمانی کی تہی بندرونکی صورت درحقیقت مسخ نہوئی تہی صفحہ ۱۱۷۔

(۱۹) ذبح بقرہ۔ مردے کا زندہ ہوجانا اس قصہ مین غلط مشہور ہے یہ ایک حیلہ جو پیش کیا گیا تہا یعنے قاتل کے معلوم کرلینے کا تہا صفحہ ۱۲۰۔

عقیدۂ حقہ جسقدر قرآن مین مذکور ہے اور احادیث مین اسکی تفسیر اور تفصیل فرمائی ہے وہ حق ہے اور بوجہ معنی بدل ڈالنے مین اس آیہ کا مصداق ہوجاتا ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنے بدل ڈالتے ہین کلام کو اُسکے مقامات سے۔ اور انکار کرنا ہے معجزات انبیا کا قرآن مین موجود ہے و ظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی۔ یعنی اور سایہ کیا ہمنے تمپر ابر کا اور نازل کیا ہمنے تمپر من وسلوی۔ ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین یعنی اور تحقیق جانا تمنے اُن لوگون کو جنہون نے شنبہ کے باب مین تجاوز کیا پس ہمنے اُنسے کہا تم بندر ذلیل ہوجاؤ۔ فقلنا اضربوہ ببعضہا کذلک یحیی اللہ الموتی ویریکم ایاتہ یعنی پس کہا ہمنے مارو اس میت پر ٹکڑا گاے کا اسیطرح زندہ کرتا ہے اللہ مردونکو اور دکہاتا ہے تمکو آیات اپنی

انکار مسخ

انکار معجزۂ بقرہ

(۲۰) سنگ حضرت موسیٰ جس سے بارہ چشمے جاری ہوتے تھے بیان یہ کم ہوا تھا کہ لکڑی ٹیکتے ہوئے پتھر کی چٹان پر چلے جاؤ کہ اسکے اسطرف بارہ چشمے بہ رہے ہین صفحہ ۱۱۱۔

ایک معجزہ حضرت موسیٰ

عقیدۂ حقہ واذ استسقٰے موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاك الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا

یعنی اور جبکہ پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پس ہمنے کہا کہ مار تو اپنی لکڑی کو پتھر پر پس جاری ہو گئے اس پتھر سے بارہ چشمے اور روایات سے واضح ہوتا ہی کہ حضرت موسیٰ کے ہمراہ ایک پتھر تھا جہان قیام کرتے تھے حضرت موسیٰ عصا اسپر مارتے تھے اور اس سے بارہ چشمے جاری ہوتے تھے آب شیرین کے اور ایک روایت مین ہی کہ ہر روز چھ لاکھ آدمی اس سے سیراب ہوتے تھے پھر حضرت کوچ کرتے تھے تو پھر اسپر عصا مارتے تھے پانی بند ہو جاتا تھا۔

ایک نیا معجزہ رسالتمآب

(۲۱) خرق عادت جسکا ایک نام معجزہ بھی ہی رسول اور غیر رسول دونوں دکھا سکتے ہین صفحہ ۱۳۴۔ رسول خداؐ کی حال سے ظاہر ہوگا کہ آنحضرت نے نہ کسی ایک کی نہ کسی ایک گروہ کی دعوت کے وقت یہ نہین کیا کہ اس

پہلے اسکے سامنے خرق عادت کیا ہو اور ایک چیز کو دوسری چیز مین بدل
دیا ہو۔ یعنی لکڑی کا سانپ اور سانپ کی لکڑی اور سونے کی مٹی اور مٹی
کا سونا بنا دیا ہو۔ اور اسلام لانے کی دعوت کے وقت کوئی کرامات اور
کوئی خوارق عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ سے ظاہر نہین ہوئی
ایضاً صفحہ ۱۴۴۔

عقیدۂ حقہ معجزہ وہ امر خارق عادت ہی جو مقرون تحدی
ہو اور غیر نبی سے اسکا ظاہر ہونا محال ہی اور خدا پر لازم ہی کہ ظاہر نہو فدی
اور رسالتمآب سے بعید و بی شمار معجزات ظاہر ہوئے جس وقت و جس
مقام پر جس قسم کے معجزہ کی ضرورت ہوئی ویسا ہی ظاہر ہوا۔ معجزات
مشہورہ بھی بکثرت ہین شق القمر رجعت آفتاب نزول نجم انگلیون سے
پانی کا جاری ہونا سنگریزون کا دستِ مبارک مین تسبیح پڑھنا نزول
مائدہ جنت شفاے مریضان۔ بہت معجزے درختون مین ظاہر ہوئے
بہت احجار و جبال مین۔ بہت چوپایون مین۔ بہت جسم مبارک مین
جنسے علما کی کتابین اور احادیث مملو ہین جنکے بیان کے واسطے دفتر بھی
قاصر ہین۔ اور مطلقاً معجزات کا انکار کرنا ضروریات دین کا انکار کرنا ہی

اور ضروریات دین کا انکار ارتداد ہی۔

(۲۲) حضرت صالح کی اونٹنی فی نفسہ معجزہ نہ تھی۔

عقیدۂ حقہ ضرور ہیں جانب اللہ معجزے تھے قرآن میں موجود ہی هذه ناقة لها شرب ولكم شرب يوم معلوم (سورۂ شعرا) یعنے یہ ناقہ ہی کہ اسکے لیے ایک مرتبہ کا پانی ہی اور تمہارے لیے ایک دن کا هذه ناقة الله لكم اٰية (سورۂ اعراف) یعنے یہ ناقہ ہی اللہ کا تمہارے لیے نشانی مروی ہی کہ اس ناقہ کا اسقدر دودھ ہوتا تھا کہ حضرت صالح کی امت کے صغیر وکبیر سب اس سے سیراب ہو جاتی تو اور وہ ناقہ ایک پتھر سے پیدا ہوا تھا بطور متعارف اسکی ولادت نہوئی تھی

(۲۳) قرآن میں نسخ و ناسخ ومنسوخ نہیں ہی صفحہ ۱۶۳۔

عقیدۂ حقہ نسخ احکام قرآن دیگر آیات قرآنی سے بدلائل قویہ ثابت ہی ما ننسخ من اٰية او ننسها نات بخير منها او مثلها یعنے جو نسخ کرتے ہیں ہم کوئی آیت اوسکو بھلاتے تو لاتے ہیں بہتر اس سے یا مثل اسکے۔

(۲۴) آنحضرت نے بعد نبوت قریب تیرہ برس کے مکہ میں تشریف رکھی ہی نہ تیرہ

نماز مین بہی کوئی طریقہ عبادت کا آنحضرت نے ضرور اختیار کیا ہوگا خواہ یہی کہ ان
نماز اختیار کیے ہون جو بالفعل موجود مین۔ خواہ بعد کو انہین اصلاح ہوگئی
ہو۔ لیکن یہ ثابت نہین کہ ایسی حالت مین جبکہ حضرت مکہ سے بعید ہون تو انہون
نے نماز یا عبادت ادا کرنے مین کعبہ کی طرف مُنھ کرکے ادا کرنا بطور ایک امر
لازمی کے جس سے ثبوت سمت قبلہ کا ہو اختیار فرمایا ہو۔ بلکہ ہر طرح قرینہ اور
قیاس اس بات کا مقتضی ہی کہ جبتک آنحضرت نے مکہ مین تشریف رکھی کوئی
سمت قبلہ اختیار نہین کی۔ جبکہ حضرت مکہ سے مدینے مین تشریف لیگئے جہان
یہودی کثرت سے تھے۔ اور انکی نماز بہی قریبًا قریبًا اسی قسم کی تہی جیسی مسلمانون
کی تہی۔ تو بالطبع آنحضرت کو اسیطرف نماز پڑھنے کی رغبت ہوئی جسطرف
یہودی نماز پڑھتے تہے۔ کعبہ کیطرف مُنھ کرکے نماز پڑہنا اسلام کا کوئی اصلی
حکم نہین ہی صفحہ ۱۰۹ سطر ۱۶۔ سمت قبلہ قرار دینے مین ایک بڑا نقص یہ لازم
آتا ہی کہ لوگون کے خیال مین یہ بات جمتی ہی کہ اس سمت کو یا اس مکان کو
جو سمت کے لیے مخصوص کیا گیا ہی خدا کی ذات سے کوئی خاص خصوصیت ہی۔
یا اس سمت مین یا اس مکان مین مخصوص خدا ہی۔ صفحہ ۱۱۰ سطر ۲۔ ان
ان لوگون پر تعجب ہوگا جو غلبہ اوہام سے سمت قبلہ کے لیے دوپہر مین باہر نکلکر

احد ضروریات دین کا انکار ارتداد ہی۔

(۲۲) حضرت صالح کی اونٹنی فی نفسہ معجزہ نہ تھی۔

انکار معجزہ حضرت صالح علیہ السلام

عقیدۂ حقہ ضرور ہین جانب اللہ معجزے تھے قرآن مین موجود ہی ہذہ ناقۃ لہا شرب ولکم شرب یوم معلوم (سورۂ شعرا) یعنی یہ ناقہ ہی کہ اُسکے لیے ایک مرتبہ کا پانی ہی اور تمہارے لیے ایک دن کا ہذہ ناقۃ اللہ لکم آیۃ (سورۂ اعراف) یعنی یہ ناقہ ہی اللہ کا تمہارے لیے نشانی۔ مروی ہی کہ اس ناقہ کا اسقدر دودھ ہوتا تھا کہ حضرت صالح کی امت کے صغیر وکبیر سب اُس سے سیراب ہو جاتی تو اور وہ ناقہ ایک پتھر سے پیدا ہوا تھا بطور متعارف اُسکی ولادت نہوئی تھی

(۲۳) قرآن مین نسخ و ناسخ ومنسوخ نہین ہی صفحہ ۱۶۳۔

نسخ سے انکار

عقیدۂ حقہ نسخ احکام قرآن دیگر آیات قرآنی سے بدلائل قویہ ثابت ہی ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا یعنی جو منسوخ کرتے ہین ہم کوئی آیت اور یا اُسکو بھلاتے ہین تو لاتے ہین بہتر اُس سے یا مثل اُسکے۔

(۲۴) آنحضرت نے بعد نبوت قریب تیرہ برس کے مکہ مین تشریف رکھی اور زمانہ

قریب

نماز مین بہی کوئی طریقہ عبادت کا آنحضرت نے ضرور اختیار کیا ہوگا خواہ یہی ارکان
نماز اختیار کیے ہون جو بالفعل موجود ہین۔ خواہ بعد کو اُنمین اصلاح ہو گئی
ہو۔ لیکن یہ ثابت نہین کہ ایسی حالت مین جبکہ حضرت مکہ سے بعید ہون تو اُنہون
نے نماز یا عبادت ادا کرنے مین کعبہ کی طرف مُنہ کرکے ادا کرنا بطور ایک امر
لازمی کے جس سے ثبوت سمت قبلہ کا ہو اختیار فرمایا ہو۔ بلکہ ہر طرح قرینہ اور
قیاس اس بات کا مقتضی ہی کہ جبتک آنحضرت نے مکہ مین تشریف رکہی کوئی
سمت قبلہ اختیار نہین کی۔ جبکہ حضرت مکہ سے مدینے مین تشریف لیگئے جہان
یہودی کثرت سے تہے۔ اور اُنکی نماز بہی قریبًا قریبًا اسی قسم کی تہی جیسی مسلمانون
کی تہی۔ تو بالطبع آنحضرت کو اُسیطرف نماز پڑہنے کی رغبت ہوئی جسطرف
یہودی نماز پڑہتے تہے۔ کعبہ کیطرف مُنہ کرکے نماز پڑہنا اسلام کا کوئی اصلی
حکم نہین ہی صفحہ ۱۰۹ سطر ۱۶۔ سمت قبلہ قرار دینے مین ایک بڑا نقص یہ لازم
آتا ہی کہ لوگون کے خیال مین یہ بات جمتی ہی کہ اس سمت کو یا اس مکان کو
جو سمت کے لیے مخصوص کیا گیا ہی خدا کی ذات سے کوئی خاص خصوصیت ہی۔
یا اُس سمت مین یا اُس مکان مین مخصوص خدا ہی۔ صفحہ ایضًا سطر ۲۰ ان
اُن لوگون پر تعجب ہوگا جو غلبہ اوہام سے سمت قبلہ کے لیے دوپہر مین باہر نکلکر

سورج کو دیکھتے پھرتے ہین - کہ کسطرف سے نکلا تھا اور کسطرف کو ڈوبیگا
اور اپنی جیبون مین اور تسبیحون مین قطب نما یا قبلہ نما لٹکائے پھرتے ہین اور
چاہتے ہین کہ ٹھیک ہماری ناک کے سامنے کعبہ ہو جائے اور اسمین ایک بڑا
ثواب اور ٹھیک ٹھیک نماز کا ادا کرنا سمجھتے ہین - صفحہ ۱۹۴ -

عقیدۂ حقہ کعبہ کیطرف نماز پڑھنا واجب ہی اور استقبال کعبہ
نماز مین لازم ہی اور جو شخص عمداً منحرف ہو کر کعبہ سے نماز پڑھے اُسکی نماز باطل
ہی اور یہ مسئلہ اجماعی ہی کسی نے اسمین اختلاف نہین کیا - اور احادیث مین
قبلہ کی شناخت اور استقبال کی صحت کیواسطے علامات قرار دیے ہین اور
اسلام مین ہمیشہ یہ مسئلہ معروف و معمول بہ رہا ہی - رسول خدا بھی مدینہ منورہ
مین استقبال قبلہ فرماتے تھے - خداوند عالم فرماتا ہی **فول وجھك شطر
المسجد الحرام** یعنی پس پھیرو تم اپنے مُنھ کو طرف مسجد الحرام کے وحیثما
کنتم فولوا وجوھکم شطرہ (سورۂ بقر) یعنی اور جہان کہین ہو تم
پس پھیرو اپنے مُنھ کو طرف اُسکے -

حلت و حرمت اشیا

(۲۶) تمام چیزین جو انسان کے لیے مضر نہین ہین وہ حلال ہین اور وجہ
حلت و حرمت اشیا ہی ماکول مین جو خدا نے بتائی ہی وہ اُنکی مضر اور غیر مضر یا مفید و غیر مفید

ہونے پر مبنی ہی صفحہ ۲۰۴ -

عقیدۂ حقہ خداوند عالم نے تو یہ فرمایا ہی **ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا** (سورۂ حشر) یعنی جو کچھ دے تمکو رسول پس لے لو اُسکو اور وہ منع کردے جس سے اُسکو ترک کر دو اور فرمایا ہی **عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون** (سورۂ بقر) یعنی شاید کہ تم مکروہ جانو ایک شی کو حالانکہ وہ بہتر ہو واسطے تمہارے اور شاید کہ تم دوست رکھو ایک چیز کو اور وہ بُری ہو واسطے تمہارے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے - خلاصہ جسکو خدا اور رسولؐ نے حلال کیا وہ حلال ہی اور جس چیز کو خدا اور رسولؐ نے حرام فرما دیا وہ حرام ہی یہ نہین ہو سکتا کہ شرع مین کوئی چیز حرام ہو اور کوئی شخص اس خیال خام سے کہ اسمین تو کوئی مضرت معلوم نہین ہوتی حلال سمجھے اور استعمال مین لائے بلکہ جو شخص حرام شرع کو حلال اور حلال شرع کو حرام بتا دے وہ اسلام سے خارج ہی -

(۲۵) **مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ** کی حرمت نفس مذبوح کے مضر یا نجس ہو جانیکے سبب نہین ہی بلکہ اسکی حرمت واسطے مٹانے رسم کفر کے ہی صفحہ ۲۰۵

ستعدی برکت ہی کہ جہان سات دفعہ اسکے گرد پہرے اور بہشت مین چلے
گئے انکی خام خیالی ہی۔

عقیدۂ حقہ حج اعظم شعائر اسلام سے ہی اسلیے کہ اسمین
تعب جسمانی اور خضوع نفسانی اور ترک عادات اور مخالفت لذات وشہوات
ہوتا ہی اور صرف مال اور تحمل انتقال ہی اور ایک حج ستر غلام راہ خدا مین آزاد
کرنے سے بہتر ہی رسالتمآب نے فرمایا ایک اعرابی سے کہ اگر کوہ ابو قبیس
سونے کا ہو جائے اور تو اسکو راہ خدا مین صرف کرے تو پہر بہی وہ
ثواب تجکو نہ ملیگا جو حج کرنے والیکو ملتا ہی اور یہ بہی وارد ہی کہ حج کرنیوالا
گناہون سے اسطرح پاک ہوجاتا ہی جسطرح روز ولادت پاک ہوتا ہی
اور حج باجماع مسلمین واجب ہی اور منکر اسکا کافر ہی اور کعبہ کے فضائل
جسقدر احادیث مین ہین اگر لکہے جائین تو نہایت طول ہوگا۔

(۳۲) اس زمانہ مین جو حج کے دنون مین حاجت سے زیادہ قربانی
کی رسم ہی اور لاکہون جانور ذبح کرکے جنگل مین ڈالدیتے ہین اسکا کچھ
بہی اثر مذہب اسلام مین نہین ہی صفحہ ۲۵۷۔

عقیدۂ حقہ ہر مکلف کیواسطے قربانی کا حکم موجود ہی انکا

اس کا بالکل بے معنی ہی۔

(۳۳) طلاق اسی حالت مین جائز ہی جبکہ زن و شوہر مین مرض ناموافقت اس درجہ پر پہونچ جائے جو علاج کے قابل نہو صفحہ ۲۶۳

عقیدۂ حقہ مرد کو ہر وقت اختیار ہی کہ زوجہ کو طلاق دیدے البتہ باوجود موافقت کے طلاق مکروہ ہی۔

(۳۴) ذی مقدور اور صاحب دولت وحشمت سے سود لینے کی حرمت کی کوئی وجہ نہین آور معاملات سرمایہ رفاہ عام آور معاملات ترقی ملک کی بابت بہی سود لینا ربا ے ممنوع مین داخل نہین ہی صفحہ ۳۰۷-۳۱۰-۳۱۱-

مسئلہ ربا

عقیدۂ حقہ احل اللہ البیع وحرّم الرّبا

یعنی حلال کیا اللہ نے بیع کو اور حرام کیا سود کو۔ مین ہر شخص مسلم سے ربا یعنے سود لینا مطلقاً حرام ہی امیر اور فقیر یا کسی معاملہ کی قید نہین ہے احادیث اور کتب فقہیہ کو دیکھنا چاہیے اور مسائل شرعیہ مین سواے کو کچھ دخل نہین مجتہد جامع الشرائط کی طرف رجوع چاہیے۔فقط

فہرست کتب

کتاب	قیمت
پارۂ تلک الرسل	عہ
صحیفہ کاملہ قلمی	عا/
حق الیقین قلمی	سے/
ذوالفقار حیدر جلد ثالث	۱ عہ
منتخب اللغات جلد چہارم	عا/
رمی الجمرات جلد اول	۱ عہ
النار الحاطمہ لقاصد احراق باب فاطمہ	۸/
اخسأ	۱ عہ
ضربت حیدریہ مطبوعہ مطبع بستان مرتضوی	عا/
جواہر عبقریہ در وجود امام دوازدہم	سے/
نزہۂ اثنا عشریہ جلد اول	عا/
مأتین فی مقتل الحسین	۱ عہ
مصائب الابرار ترجمۂ جلد عاشر بحار الانوار	سے/
مجالس الابرار ترجمہ بحار الانوار	عہ
تحفہ احمدیہ ہر سہ جلد	۱۲ عہ
تاریخ الانبیا	۱۲
خلاصہ زاد المعاد خط مایقرأ	۹/
نور العین ترجمہ خصائص حسین	عہ
تحفۃ الزائر	سے/
ایضاً قلمی	للعہ
مع الدعوات	عا/
ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ	۸ عا/
استقصاء الافحام جلد دوم	سے/
عبقات الانوار حدیث نور	صہ
ایضاً حدیث طیر	صہ
ایضاً حدیث ولایت	للعہ
ایضاً حدیث ثقلین	صہ
ایضاً حدیث مدینۃ العلم زیر طبع	
مناظرہ شیعہ و سنی زیر طبع	
اعلام نہج البلاغہ	عہ
ترجمہ اقبال سید علی بن طاؤس	معہ
مصباح العابدین	عہ
ترجمہ خرائج الجرائح فارسی	عہ
تبصرۃ السائل	۸/
مثنوی مظہر العجائب معجزات جناب امیر	عہ
دیوان حافظ بخط ثلث	عہ
تحفۃ الاخیار	۵/

التماس

علاوہ کتب مرقومۂ بالا کے اور بھی ہر قسم کی کتابین ہمارے مطبع مین موجود ہین جنکا حال بروقت استفسار ناظرین کو معلوم ہوسکتا ہی اور نیز ہر قسم کا فرمائشی کام نہایت خوشخط اور بہت صحیح و واضح اس مطبع مین ہمیشہ طبع ہوتا رہتا ہی براہ عنایت جن حضرات کو ضرورت ہو بذریعہ خط و کتابت راقم سے طے فرمالین انشاء اللہ تعالے نہایت اہتمام اور سعی و کوشش مالاکلام سے کتاب طبع کیجائیگی

المشتہر

سید مظفر حسین مالک مطبع مطلع الانوار لکھنؤ محلہ نخاس جدید